بنات خدیجۃ الکبریٰ

BANAT- E- KHADEEJATUL KUBRA

رجب المرجب ۱۴۴۵ ھ ق جنوری 2024 ء

# شمارہ سوم




UMAR MEDIA

HTTP://T.ME/TTPMAGAZINE

HTTPS://UMARMEDIATTP.ORG

# فہرست مضامین

# اداریہ

## آرمی چیف عاصم منیر کا دورۂ امریکہ

ملک پاکستان کی ہمیشہ سے یہ بدنصیبی رہی ہے کہ یہاں کی اسٹیبلشمنٹ اور سیاسی قیادت نے خود کچھ کرنے کی بجائے غیروں کے سامنے ہاتھ پھیلایا ہے۔ آپ دنیا کے کسی بھی ملک کو اٹھا کر دیکھ لیں وہاں کی سیاسی قیادت آپ کو باشعور نظر آئے گی، اسے اس ملک کی معیشت اور فلاح و بہبود کی فکر ہوگی اور وہ سیاسی قیادت عوام کی خوشحالی کے لیے ایسے منصوبے بنائے گی جس سے ملک ترقی کرے اور ملک و قوم کا مستقبل سنور جائے گا۔ دنیا کی کسی بھی ریاست کی فوج کا کام اس ملک کی جغرافیائی سرحدوں اور عوام الناس کی حفاظت کرنا اور سیاسی معاملات سے دور رہنا ہے، مگر بدقسمتی سے پاکستان میں ہمیشہ سیاسی قیادت اسٹیبلشمنٹ اور فوج کی لونڈی بنی رہی ہے۔ اس کی وجہ ایک تو پاکستان کے سیاسی قائدین کا بے شعور ہونا اور دوسری وجہ پاکستانی فوج کی بلاوجہ سیاسی معاملات میں دخل اندازی ہے۔

پاکستان میں زیادہ تر لوگ سیاست میں آتے ہی کاروبار کی نیت سے ہیں جو الیکشن میں پیسہ لگا کر انویسٹمنٹ کرتے ہیں اور پھر اگلے پانچ سال میں لوٹ کھسوٹ اور کرپشن کر کے یہ جا وہ جا۔ یہی وجہ ہے کہ ملک پاکستان معاشی طور پر ابھی تک اپنے پاؤں پر کھڑا نہ ہو سکا۔ یہاں کی فوج، معیشت، سیاست، تعلیم غرض ہر چیز غیروں کے قبضے میں ہے۔ یہاں تک کہ پاکستانی فوج کے ایک سابقہ جرنیل نے بھی اس بات کا اعتراف کیا کہ پاکستان میں آرمی چیف امریکہ کی مرضی کے بغیر نہیں بنتا۔

پاکستان کی فوج مکمل طور پر امریکہ کی غلام اور اس کے ٹکڑوں پر پلتی ہے اور امریکی اشاروں پر اپنے ہی عوام کا قتل عام کرنے سے نہیں کتراتی۔ جنرل عاصم منیر کا حالیہ دورۂ امریکہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے کہ کسی طرح اپنے آقا امریکہ کو خوش کر کے امداد کے نام پر چند ٹکے وصول کر لیے جائیں اور ملکی معیشت کا پہیہ اور جرنیلوں کی کرپشن مزید چند روز چل سکے۔ جرنیلوں کی اسی روش نے ملک پاکستان کو اس نہج پر پہنچا دیا ہے کہ غریب عوام خودکشیاں کرنے پر مجبور ہے۔ جب تک جرنیلوں کی اس روش کو کچلا نہیں جائے گا اور فوج کا سیاست سے کردار ختم نہیں کیا جائے گا، اس وقت تک ملک پاکستان کسی بھی طور ترقی نہیں کر سکتا۔

# قافلۂ بناتِ بلوچ

## ام طارق آفریدی

ماہ رنگ بلوچ، جس کے والد اور اکلوتے بھائی کو ان کے بچپن ہی میں لاپتہ کر دیا گیا تھا، وردی پہنے بھیڑیوں نے بچپن ہی میں اسے اپنے والد کی مسخ شدہ لاش تحفے میں دی، ماہ رنگ اور اس جیسی دوسری بہنوں، بیٹیوں اور ماؤں کی زندگیاں پاکستان کی ظالم و جابر ریاست سے انصاف مانگتے روڈوں پر ہی گزر رہی ہیں، یہ ظالم و جابر ریاست اور اس کے پالے ہوئے وردی والے بھیڑیوں نے بلوچوں کی نسل کشی جاری رکھتے ہوئے گزشتہ دنوں ایک اور لاپتہ نوجوان بالاچ بلوچ کو بے دردی سے قتل کر کے اسکی لاش پھینک دی اس بلوچ نسل کشی کے خلاف بلوچستان تربت سے ماہ رنگ بلوچ کا تھکا قافلہ جس میں لاپتہ افراد کی خواتین و بچوں کی بڑی تعداد موجود تھی، مختلف علاقوں سے گزرتا ہوا ظلم و جبر کے مرکز اسلام آباد پہنچا، جہاں وردی والے ان خواتین اور بچوں کو نوچنے کی خاطر ان پر جھپٹ پڑے، ان خواتین کے سروں سے چادریں دوپٹے چھین پھاڑ دیے گئے، ان پر بہیمانہ تشدد کر کے انہیں گھسیٹ کر جیلوں میں ڈال دیا گیا جس کے مناظر دنیا نے دیکھ لیے

جیلوں میں بھی ان پر مظالم کے پہاڑ توڑے گئے، ماہ رنگ سمیت خواتین کو تشدد کا نشانہ بنا کر انہیں کہا جاتا رہا کہ ''تم بلوچ اسی قابل ہو'' تم نے اسلام آباد کی جابر سرزمین پر قدم کیونکر رکھا؟ کبھی طنزیہ کہا جاتا کہ ''تمہارے مرد کہاں ہیں؟'' ماہ رنگ کے قافلے کی ایک مظلوم خاتون نے وردی پہنے بھیڑیے کو جواب دیا کہ۔۔۔

ہمارے مرد تمہارے عقوبت خانوں میں ہیں

ایک دردناک ویڈیو نظر سے گزری جس میں ماہ رنگ بلوچ نے رہائی کے بعد انٹرویو دیا جہاں آنسو نکلنے سے پہلے کیمرے کو ریکارڈ کرنے سے ماہ رنگ نے روک دیا، وہ مردوں کی طرح اپنے آنسو چھپانا چاہتی تھیں کہ۔۔۔

کوئی انہیں روتا ہوا نہ دیکھے
کوئی انھیں کمزور نہ سمجھے
کسی کا حوصلہ پست نہ ہو
کوئی اس کو دیکھ کر رو نہ دے

ماہ رنگ کی طرح کی ہزاروں خواتین اب مرد بن گئی ہیں کیونکہ ان کے گھروں میں مرد نہیں رہے، ان کے مردوں کو ان کی اپنی ریاست ''جسے ماں کہا جاتا ہے'' کھا گئی ہے، یہ خواتین فولادی اعصاب کی مالک بن چکی ہیں، جو عورتیں چادر اور چار دیواری کی زینت ہوا کرتی تھیں اب وہ اپنے لوگوں کے ساتھ انصاف کے لیے پیدل مارچ کرنے پر مجبور ہیں

ماہ رنگ نے اپنے ایک بیان میں خونخوار ریاست کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ''تم نے ہزاروں بلین خرچ کرکے ہماری قوم کو ڈرایا، ہم نے بس ان سے اپنی تکلیفیں بیان کیں تو وہ ہمارے ساتھ کھڑے ہو گئے، یہ ہے ہماری کامیابی'' ان کے قافلے کو اسلام آباد سے جبری بے دخل کرنے کی کوشش کی گئی جسے نہتی خواتین کے قافلے نے ڈٹ کر ناکام بنا دیا، جہاں ماہ رنگ بلوچ کی جرأت اور اس کے مظلوم قافلے کو اس وقت دنیا سلام پیش کر رہی ہے، وہاں ان وردی والے ریاستی بھیڑیوں پر پوری قوم تف بھیج رہی ہے سوشل میڈیا ماہ رنگ اور اس کے قافلے کی مظلومیت سے رنگا ہوا ہے بہر حال پاکستان کی جابر ریاست بلوچوں کے حوالے سے اپنا سفاک چہرہ دنیا کو واضح طور پر دکھا چکی، ظالم ریاست بتا چکی کہ بلوچ اس ملک کے تیسرے درجے کی شہری حیثیت بھی نہیں رکھتے۔

ماہ رنگ کا بلوچستان آگ و خون میں رنگا ہوا ہے، بلوچستان کے خلاف وردی والوں کی بربریت کی نہ ختم ہونے والی داستانیں ہیں، یہ خون آشام داستانیں رقم کرنے والے وہی جی ایچ کیو میں بیٹھے بھیڑیے ہیں جو بنگال سے ہوتے ہوئے وزیرستان، قبائل، سوات اور بلوچستان میں بدامنی، اغواگردی، جبری گمشدگیوں، جعلی مقابلوں اور مسخ شدہ لاشیں پھینکنے کا ظالمانہ ریکارڈ رکھتے ہیں یہ ایسا بدمعاش مافیا ہے جو پہلے اپنے ہی لوگوں پر حملہ آور ہوتا ہے، پھر انہی کو اسکے لیے موردِ الزام ٹھہراتا ہے اور الٹا ظلم و جبر سہنے والوں سے اپنے ٹاؤٹس صحافیوں کے ذریعے مظلوموں کے منہ میں مائک گھسیڑ کر کہتا ہے کہ اب فلاں فلاں کی مذمت بھی کرو، بہر حال وہ دن قریب آتے نظر آ رہے ہیں جب پاکستانی کی مظلوم اقوام اپنے آپ کو ظلم و جبر کے پنجوں سے آزاد کر دیں گے ان شاء اللہ۔

# حضرت خنساء رضی اللہ عنہا کا
# عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور بیٹوں
# کو شہادت کی وصیت

جنگ قادسیہ میں لوگ جمع ہونے لگے تو حضرت خنساء بنت عمرو رضی اللہ عنہا نے اپنے چاروں بیٹوں کو بلایا، ان کو وصیت کی اور کہا:

اے میرے بیٹو!

تم اسلام کے فرماں بردار بن گئے اور ہجرت کر کے پسندیدہ بن گئے۔ اللہ کی قسم! میں تمہارے گھر سے باہر نہیں گئی اور نہ میں تم پر جبر کرتی ہوں اور نہ تمہارے ہلاک ہونے کی طمع کرتی ہوں، اللہ کی قسم! جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، تم ایک ہی باپ کے بیٹے ہو، جس طرح ایک ماں کے ہو، میں نے تمہارے باپ کے ساتھ خیانت نہیں کی اور نہ تمہارے ماموں کو رسوا کیا اور نہ تمہارے نسب کو تبدیل کیا اور نہ تمہاری عزت کو خراب کیا اور نہ ہی تمہاری عزت کو بے آبرو کیا ہے۔ اور تم جانتے ہو کہ اللہ نے کافروں کے ساتھ لڑنے میں کتنا بڑا اجر لکھا ہے اور یاد رکھو! آخرت کا گھر دنیا کے گھر سے بہتر ہے۔ جب صبح ہو جائے تو اپنے دشمنوں سے لڑائی کے لیے جاؤ، اللہ سے اپنے دشمنوں کے خلاف مدد مانگو اور جب تم دیکھو کہ جنگ بھڑک چکی ہے اور جنگ کی آگ اپنے اندر داخل ہونے والوں پر لپکے تو اس کے شعلوں میں گھس جاؤ اور ان کے آگے اگلے محاذ پر جا کر لڑو، غنیمت اور سلامتی کے ساتھ کامیاب ہو جاؤ، کامیابی اور عزت کے ساتھ جنت میں ہمیشہ والا گھر بنالو۔

تو ان کے بیٹے ماں کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے نکلے اور جب صبح ہوئی تو وہ میدان جنگ میں کود پڑے اور ایک ایک کر کے شہید ہوتے گئے، جب ان کے قتل کی خبر حضرت خنساء رضی اللہ عنہا کو ملی تو انہوں نے کہا:

الحمد للہ!

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ان کی شہادت کے ذریعے ہمیں عزت دی اور میں امید کرتی ہوں کہ اللہ مجھے اپنی رحمت میں ان کے ساتھ اکٹھا کر دیں گے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان کے چاروں بیٹوں کا وظیفہ ان کی والدہ کو دیتے تھے، ہر ایک کا وظیفہ دو سو درہم تھا۔

(خواتین اسلام کا مثالی کردار)

# میری بہنو! آپ کی ذمہ داری کیا ہے؟

حفصہ داداللہ

اسلام دشمن عناصر، مغربی تہذیب و ثقافت کے ڈسے ہوئے جدت پسندوں کا اصل ہدف مسلمان عورت ہی ہے۔ مسلمان عورت، کس طرح اسلامی اقدار و روایات سے پھر کر بازار کی زینت بن جائے اور اسلامی احکامات سے بے بہرہ اور فکر آخرت سے ہٹ کر صرف مادی زندگی تک محدود رہ جائے۔

افسوس کہ مغربی تہذیب و ماڈریٹ طبقہ کچھ نا کچھ عورت کو ورغلانے میں کامیاب بھی ہو رہے ہیں۔ کیونکہ عورت کو یہ باور کرایا گیا کہ اسلام تمہارا استحصال کرتا ہے اور ہم تمھیں اس سے نجات دلانے آئے ہیں اور ان کو آزادی نسواں کا نعرہ پکڑا کر خود ان کی راہ ہموار کر رہے ہیں اور عورت کو معاشرے میں اپنے قدموں پہ کھڑا کر کے نام نہاد معاشرتی مقام دلانے آئے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

## میری مسلمان بہن!

ہر انصاف کی نظر سے دیکھنے والا یہ کہنے پر مجبور ہے کہ جتنا استحصال عورت کا اس جدید 'تہذیب۔ نے کیا، اتنا تو اسلام سے قبل ظلمات وجہالت کے اندھیروں میں گھرے معاشرے نے بھی نہیں کیا تھا، اس تہذیب نے شہوت پرست مردوں کی بے لگام شہوت کی تسکین کے لیے عورت کو گھر کی محفوظ چاردیواری سے حقوق و آزادی کے نام پر باہر نکالا اور اسکے فطری فرائض اور طبعی ذمہ داریوں میں کمی کرنے کا یا کسی قسم کا تعاون کرنے کی بجائے اس پر مسائل کا بوجھ لاد دیا، اسے عزت و شرافت اور عفت وحیا کے ساتھ والدین، اولاد، بھائی اور شوہر کی خدمت سے باغی بنا کر اجنبی مردوں کی خدمت پر مامور کر دیا۔

اب دیکھیں کہ ہسپتالوں میں نرس کا نام دے کر اور ہاتھ میں پیسہ پکڑا کر مریضوں سے زیادہ ڈاکٹروں کے ناز نخرے اور او بھگت برداشت کرنے کی ذمہ داری سونپ دی یا ائیر ہوسٹس کی حیثیت سے اجنبی مسافروں کے سامنے جسم کی نمائش کرنے پر مجبور کر دیا گیا۔ خود سوچیں، جس عورت پر انسان سازی کی بھاری زمہ داری ڈالی گئی تھی، اس کو کھلونے یا ریڈی میڈ گارمنٹس کی تیاری پر لگا دیا، تاکہ کارخانوں کے مالکان کو تھوڑی لاگت میں زیادہ مزدور مل سکیں اور اس کا نفع پر کشش اور زیادہ ہو سکے۔

جو عورت گھر میں شرافت کا مجسم نمونہ بنی احترام و توقیر کی علامت تھی، جس کی محدود خدمت کے نتیجے میں اسے ماں کی عظمت، بہن کا احترام، بیٹی کا تقدس اور بیوی کی محبت حاصل تھی، اس سے اس کی نسوانیت جیسی متاع چھین کر ہوس ناک شہوانی نگاہوں کا شکار بنا دیا گیا۔

انصاف سے بتائیں، اس سے بڑا استحصال اور کیا ہوگا کہ آج بنت حوا کی معصومیت، بھولا پن، شرم وحیا اور عفت و عصمت سر بازار نیلام ہو رہی ہے اور جس عورت کے نکاح میں اس کے مہر کی کوئی قید شریعت مطہرہ میں نہیں، کہ وہ اپنی عزت و عفت حوالے کرنے کے بدلے کچھ بھی مانگنے پر آزاد ہے اور مرد دینے کا پابند ہے اور یہ اختیار عورت کو دے کر اس کو یہ باور کرایا گیا کہ تمھیں اسلام نے ٹکے ٹکے پہ مرد کے آگے جھکنے اور بھیک مانگنے کے لیے یا اپنا جسم بیچنے کے لیے نہیں چھوڑا، بلکہ ایک ہی مرد کے سر پر تمہاری تمام ضروریات کا بوجھ لاد کر تمہیں عظیم الشان عزت کے ساتھ گھر کی ملکہ بنایا۔ وہ عورت اپنی قیمت اس قدر گرا چکی ہے کہ چند ٹکوں کی مشہوری کیلیۓ بھی میڈیا پر اس کا جسم نیلام ہو رہا ہے۔

کتنے افسوس کے ساتھ لکھنا پڑ رہا ہے کہ عورت نے بھی اپنی اس نیلامی کو اپنا فخر سمجھ لیا ہے، عورت انسانی معاشرے کے نصف سے زیادہ حصے پر محیط ہے، لیکن مغرب نے اسلام کی عورت کو بڑی کامیابی کے ساتھ اسلام کے مدمقابل لا کھڑا کیا۔ اسی لیے آج کی عورت اسلامی تعلیمات سے زیادہ غیر اسلامی رسم و رواج اور ہندوانہ توہمات سے متاثر نظر آتی ہے اور اکثریت تو علاقائی طور طریقوں میں مقید ہو کر رہ گئی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام نے عورت کو برابر کے حقوق ہی دیے ہیں، بلکہ کئی مقامات پر مردوں سے زیادہ فضیلت دی اور اجر کے اعتبار سے عورت کو مقدم ہی رکھا ہے۔

پوری دنیا کے مذاہب میں صرف اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے، جس نے مرد و عورت کی ذمہ داریوں کو بہت ہی خوبصورتی سے تقسیم و متعین کیا ہے۔ آج گورے کفار اور انکے کالے سانولے غلاموں کی بھڑکیں اسی لیے آسمان کو چھو رہی ہیں کہ اسلام کی اس عظیم عورت نے خود کو خود ہی ان کے آگے پیش کیا، اس دردناک ظلم کے زہر آلود تیر کے آگے خندہ پیشانی کے ساتھ خود ہی جا کھڑی ہوئی، اس تیر نے اندر جا کر صرف اسکی غیرت کو ہی نہیں مارا بلکہ دھیرے دھیرے ایمان کو بھی ختم کر رہا ہے۔

# عورت کی پیدائش کا مقصد عظیم

## ام عبداللہ

یہ انتہائی اہم سوال ہے کہ عورت کی پیدائش اور دنیا میں آنے کا کیا مقصد ہے؟ عورت کو انسان سازی کے عظیم عمل کے لیے منتخب کر کے کائنات میں بھیجا گیا ہے۔ اسلام نے جو عزت اور مقام عورت کو عطاء کیا ہے اس کی مثال نہ تو کسی قومی تاریخ میں ملتی ہے اور نہ ہی دنیا میں رائج کوئی اور مذہبی تاریخ اس کا پتہ دیتی ہے۔ اسلام نے صرف عورت کے حقوق ہی مقرر نہیں کیے بلکہ ان کو ایک مکمل درجہ دے کر مکمل انسانیت قرار دیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ عورت قدرت کا ایک انمول تحفہ ہے چاہے وہ ماں کی صورت میں ہو، بہن کی صورت میں، بیوی کی صورت میں ہو یا بیٹی کی صورت میں۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کو عزم و حوصلہ کی نعمت سے مالامال کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسی عزم و ہمت کی وجہ سے جنت ماں۔۔۔ کے قدموں تلے رکھی گئی ہے۔
عورت ہی وہ ذات ہے جس کے وجود سے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام نے جنم لیا ہے۔ حضرت حوا علیہا السلام سے لے کر امت محمدیہ کے ظہور تک کئی داعیات اور مبلغہ خواتین کا ذکر قرآن و حدیث میں کیا گیا ہے جنہوں نے دین کی اشاعت و فروغ میں اپنا حصہ ڈالا ہے۔
داعیہ اور مبلغہ خواتین کے لیے علم کا حاصل کرنا بہت ضروری ہے۔ اگر عورت تعلیم یافتہ اور تربیت یافتہ نہ ہو تو وہ معاشرے کو اچھے افراد مہیا نہیں کر سکتی۔ عورت ہی ایسے مرد پیدا کر کے ان کی تربیت کرتی ہے جن سے مستقبل کا معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔

عہد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جب عورتیں اصلاح پذیر ہوئیں تو ان کی آغوش سے ہی وہ نسل نو نکلی جس نے پوری دنیا میں اپنی اخلاقی، علمی اور فوجی فتوحات کے جھنڈے گاڑ دیئے۔
اگر خواتین صاحب علم و عمل ہوں اور قرآن کریم کی ابدی تعلیمات کو اپنی زندگی میں شامل کر لیں تو پھر معاشرے کو امام حسنؓ و حسینؓ، امام اعظم ابو حنیفہؒ جیسے بیٹے نصیب ہوتے ہیں۔

آج کے پرفتن دور میں ضرورت اس بات کی ہے کہ خواتین اپنے علم و عمل میں نکھار پیدا کریں۔ اپنے کردار کو سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے اوصاف سے مزین کریں۔
اپنی شخصیت کو اسلام کی ابدی تعلیمات کے مطابق سنواریں۔
دعوت و تبلیغ کو اپنی ذات سے شروع کر کے پورے معاشرے میں پھیلائیں تاکہ ایک فلاحی اسلامی معاشرہ قائم ہو۔
نفاذ اسلام کا بنیادی تقاضا یہ ہے کہ ہمارا یقین روز آخرت پر ایسا ہو کہ اس کے اثر سے عملی زندگی تبدیل ہو کر رہ جائے۔
علامہ اقبال فرماتے ہیں:

وجود زن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ
اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوز دروں
شرف سے بڑھ کے ثریا سے مشت خاک اس کی
کہ ہر شرف ہے اسی درج کا در مکنوں
مکالمات فلاطوں نہ لکھ سکی، لیکن
اسی کے شعلے سے ٹوٹا شرار افلاطوں

# سی ایس ایس ، ایک ناسور

انجینئر ام سعد

چند روز قبل اخبار میں خبر دیکھی کہ ۱۳۰۰۸ امیدواروں نے CSS کے امتحان میں حصہ لیا جن میں سے صرف ۳۹۸ امیدوار پاس ہوئے۔ اس پر تبصرہ کرنے سے پہلے ہم یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ سی ایس ایس ہے کیا؟

سی ایس ایس ''سنٹرل سپیریئر سروسز'' اس برطانوی نظام کا تسلسل ہے جس میں مقامی افراد کو بڑے عہدے دینے سے قبل انتہائی مشکل امتحان دینا ہوتا تھا۔ یہ امتحان انگریزی پر مشتمل ہوتا تھا جس کا بنیادی مقصد یہی ہوتا تھا کہ امیدوار اچھی انگریزی جانتا ہو، جدید مغربی نظام اور برطانیہ کا وفادار ہو، برصغیر میں چند لوگ ہی اس امتحان میں کامیاب ہو پاتے، پھر انکی ذہنی سطح، سوچ اور انگریزوں سے وفاداری کی بنیاد پر ہی ان کو اعلی عہدے دیے جاتے تھے۔

انگریز چلے گئے لیکن انکی پالی ہوئی اشرافیہ نے انگریزی نظام نا بدلا، جو حیثیت برصغیر کے برطانوی دور میں انگریز افسروں کو حاصل تھی وہی حیثیت آج کے کمشنروں، سیکرٹریوں اور فوجی افسران کو حاصل ہے۔ بظاہر یہ لوگ عوام کی خدمت کے لیے بیٹھے ہیں لیکن عام آدمی کا ان سے ملنا اتنا ہی مشکل ہے جتنا برصغیر میں برطانوی افسران سے۔ برطانیہ میں انگریز اور انگریز نواز افسران رعایا کو غلام سمجھتے تھے۔ آج بھی نوکر شاہی میں انا پرستی، غرور اور تکبر اپنی انتہا پر ہے۔

اور اگر ان کی کارکردگی کا جائزہ لیا جائے تو غرور اور تکبر کے ساتھ ساتھ یہ نااہل، سست اور کرپٹ ترین بھی ثابت ہوئے ہیں۔ پاکستان کے مسائل بڑھانے اور معاشی، تعلیمی اور تہذیبی تباہی میں ان کا بڑا ہاتھ ہے۔

ہر ادارہ، ہر محکمہ کرپشن کا گڑھ بن چکا ہے۔ سی ایس ایس اور آئی ایس ایس بی کے ذریعے بھرتی ہونے والے مغرور اور کرپٹ افسروں نے ملک کے اداروں کو کھوکھلا کر دیا ہے۔ کیا یہ شرم ناک حقیقت نہیں ہے کہ ریلوے کا محکمہ خسارے میں جا رہا ہے۔ کئی ٹرینوں کو نجی ٹھیکوں پر چلایا جا رہا ہے۔

سٹیل مل بیچ دی گئی۔ ملک کے کئی ایئرپورٹ گروی رکھے ہوئے ہیں۔ پی آئی اے کو بیچنے کی تیاری ہو رہی ہے۔ ملک سے باہر ملک کی جائیدادو نے پونے داموں اپنے ہی پیٹی بھائیوں کو فروخت کی جا رہی ہے۔ ڈاک کا محکمہ بدترین کارکردگی دکھا رہا ہے جبکہ پرائیویٹ ڈاک ایجنسیاں پاکستان پوسٹ سے کہیں بہتر کارکردگی اور بہتر منافع کما رہی ہیں۔ اس کے علاوہ چھوٹے بڑے وہ تمام سرکاری ادارے جو منافع دے سکتے ہیں خسارہ دے رہے ہیں۔

انگریزی تعلیمی نظام کی وجہ سے ملک میں ناخواندگی کی شرح بڑھ رہی ہے۔ نجی تعلیمی اداروں کو کھلی چھوٹ دینے کی وجہ سے یہ ادارے مغربی تہذیب اور نظریات کو فروغ دے رہے ہیں جو ملک میں بے راہ روی اور فحاشی میں اضافہ کررہے ہیں۔ نوجوان نسل کو اسلامی تہذیب سے کاٹا جارہاہے۔ اس سب کی بنیادی وجہ بیروکریٹوں کی نااہلی اور کرپشن ہے۔

پاکستان میں قوم کے ساتھ عجیب مذاق ہورہاہے کہ یہاں قابلیت صرف انگریزی زبان سمجھی جاتی ہے۔ یہ عجیب منافقت ہے کہ ایک افسر جس کا مقامی لوگوں سے واسطہ پڑتاہے، جن میں اکثر اردو اور علاقائی زبان بولتے ہیں۔ لیکن یہ افسر انگریزی کی بنیاد پر بھرتی ہوتے ہیں اور حکم نامے بھی انگریزی زبان میں جاری کرتے ہیں۔ اوریا مقبول جان صاحب اکثر کالموں اور پروگراموں میں بات کرتے رہتے ہیں کہ یہ کتنی بڑی منافقت ہے کہ اسسٹنٹ کمشنر کے دفتر سے لے کر وزیراعظم کے دفتر تک اور سول جج کی عدالت سے لے کر سپریم کورٹ تک ساری گفتگو اور بحث ومباحثہ اردو میں ہوتا ہے لیکن دفتری کارروائی اور عدالتی فیصلے انگریزی میں لکھے جاتے ہیں۔ سپریم کورٹ کے ایک چیف جسٹس اردو کو دفتری زبان بنانے اور مقابلے یعنی سی ایس ایس کا امتحان اردو میں دینے کا فیصلہ بھی دے چکے ہیں لیکن یہ سی ایس ایس والے ان فیصلوں کو جوتے کی نوک پر رکھتے ہیں جو ان کے مفاد سے ٹکراتا ہے۔

اگر یہ مقابلے کا امتحان اردو میں ہوجائے تو دیانت دار اور مڈل کلاس طبقہ اختیارات حاصل کرلے گا جو ان مفاد پرست افسروں کو منظور نہیں ہے۔ اس لیے یہ افسران ایسا کوئی بھی اقدام نہیں اٹھانے دیتے جس سے پاکستان میں اردو یا اسلام کو فروغ ملتا ہو۔

اس کے علاوہ سینٹ میں ایک رپورٹ پیش کی گئی شاید جماعت اسلامی کے سینیٹر مشتاق احمد نے پیش کی تھی کہ سینکڑوں فوجی وسول افسران دہری شہریت رکھتے ہیں۔ جس کا مطلب ہے کہ وہ کسی دوسرے ملک کی وفاداری کا حلف بھی اٹھا چکے ہیں، ان حالات میں ان سے کیسے خیر کی توقع رکھی جاسکتی ہے؟ ایک جگہ پوسٹ لگی ہوئی تھی کہ افغانستان نے ثابت کردیا کہ ملک چلانے اور آگے بڑھانے کے لیے سی ایس ایس کا نہیں ایمانداری کا ہونا ضروری ہے۔ بیوروکریسی کی نااہلیوں اور ناکامیوں پر بہت کچھ لکھا جاسکتا ہے لیکن قصہ مختصر، اس کے علاوہ اب کوئی حل نہیں ہے کہ اس سی ایس ایس مافیا سے جان چھڑائی جائے اور اختیارات اہل اور دیانت دار لوگوں کو دیے جائیں۔

# پاکستانی ڈرامے، عقائد و اعمال کا بگاڑ

حلیمہ کامران

ہم نے پچھلے مضمون میں خواتین کو متقی کرداروں میں استعمال کرنے کے بارے میں بات کی کہ کس طرح 'تعلیم یافتہ' طبقہ خود کو ایک طرف خواتین کے حقوق کا علمبر دار سمجھتا ہے اور دوسری طرف وہ انہی خواتین کو ہتک آمیز کردار دیکر کروڑوں لوگوں کے سامنے اس کی ہتک کرتا نظر آتا ہے آج کے مضمون میں ان فتنہ انگیز ڈراموں میں عقائد و اعمال کے بگاڑ کے بارے میں بتائیں گے کہ مغرب زدہ طبقہ اسکرین پر مسلمانوں کے عقائد بگاڑنے کے کونسے ٹوٹکے استعمال کرتا ہے؟

ان چیزوں میں سب سے پہلے نمبر آتا ہے بُت کا، یہ لوگ آپ کو امیروں کے گھروں میں انسانوں یا جانوروں کی شکل میں بُت دکھائیں گے گویا یہ ایک عام سی بات ہے، اگر آپ امیر ہیں تو اپنے گھر کو اس سے مزین کر سکتے ہیں حالانکہ شرک کی ابتداء بُت سے ہوئی ہے یہی لوگ ایک طرف خود کو ہندوؤں کے دشمن گردانتے ہیں تو دوسری طرف ان کی فلموں سے اتنے متاثر ہیں کہ ان کی مشابہت اختیار کرنے لگے

احادیث مبارکہ میں اس حوالے سے بہت ہی سختی کی گئ ہے، ان میں سے صرف دو احادیث پر نظر ڈالتے ہیں :

عن نافع، أن عبد اللَّه بن عمر، رضي اللَّه عنهما أخبره: أن رسول اللَّه صلى اللَّه عليه وسلم قال: إن الذين يصنعون هذه الصور يعذبون يوم القيامة، يقال لهم: أحيوا ما خلقتم.

ترجمہ : نافع فرماتے ہیں کہ انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی ہے کہ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : یقیناً وہ لوگ جو یہ تصاویر بناتے ہیں انہیں قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا، ان سے کہا جائے گا کہ ان چیزوں کو زندہ کرو ''جاندار بناؤ'' جو تم نے بنایا

عن مسلم، قال: كنا مع مسروق، في دار يسار بن نمير، فرأى في صفته تماثيل، فقال: سمعت عبد اللَّه، قال: سمعت النبي صلى اللَّه عليه وسلم يقول: «إن أشد الناس عذاباً عند اللَّه يوم القيامة المصورون». (صحيح البخارى)

ترجمہ : مسلم سے روایت ہے کہ ہم مسروق کے ساتھ یسار بن نمیر کے گھر میں تھے تو انہوں نے وہاں تصاویر ''بت'' دیکھیں تو فرمایا کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ یقیناً قیامت کے دن اللہ تعالی کے ہاں سخت عذاب والے لوگ تصاویر بنانے والے ہوں گے

اسی طرح یہ لوگ شراب نوشی کو ایک عام اور جائز مشروب دکھانے کی کوشش بھی کرتے ہیں، حتی کہ میاں بیوی اور باپ بیٹے کو ایک ساتھ پیتے ہوئے دکھلا کر گھروں سے حیا و آبرو کی چادریں کھینچی جا رہی ہیں حالانکہ شریعت مطہرہ میں مشروبات میں سے سب سے بڑی اور واضح حرمت شراب

کی آئی ہے

**يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (المائدۃ:۹۰-۹۲)**

ترجمہ: اے ایمان والو! یقینا شراب اور جوا اور بت اور پانسے، سب گندے کام ہیں شیطان کے، سو ان سے بچتے رہو، تاکہ تم نجات پاؤ۔

حدیث میں ہے:

عن عبداللہ بن عمرؓ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من شرب الخمر لم یقبل اللہ لہٗ صلٰوۃ أربعین صباحًا، فإن تاب تاب اللہ علیہ، فإن عاد لم یقبل اللہ لہٗ صلٰوۃ أربعین صباحًا، فإن تاب تاب اللہ علیہ، فإن عاد فی الرابعۃ لم یقبل اللہ لہٗ صلٰوۃ أربعین صباحًا، فإن تاب لم یتب اللہ علیہ وسقاہ من نہر الخبال۔"

(مشکوٰۃ، ص: ۳۱۷، ط: قدیمی کتب خانہ کراچی)

''جو شخص ایک بار شراب پیے اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں فرمائیں گے، اگر وہ توبہ کرلے تو اس کی توبہ قبول کرلی جائے گی، دوبارہ شراب پیے تو پھر چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی اور توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیں گے، سہ بارہ شراب پیے تو پھر اس کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں ہوگی اور توبہ کرلے تو توبہ قبول ہوگی، اور اگر چوتھی بار شراب نوشی کا مرتکب ہو تو پھر اس کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں ہوگی اور اب اگر توبہ بھی کرنا چاہے تو اندیشہ ہے کہ اس کی توفیق نہ ہو، بلکہ اسی جرم پر اس کا خاتمہ ہو، اور اللہ تعالیٰ اسے ''نہر خبال'' سے ''جس سے دوزخیوں کی پیپ بہتی ہے'' پلائیں گے۔

اس کے علاوہ ڈرامہ بنانے والے لوگ ایک بہت بڑے فقہی مسئلے کو بگاڑ کر پیش کرتے ہیں کہ طلاق کا حق بیوی کو حاصل ہے یہ دکھاتے ہیں کہ شوہر بیوی کی مرضی سے نہیں اٹھتا بیٹھتا تو بیوی کے پاس اس کا حل ہے کہ اسے طلاق دیدے، حالانکہ اصل مسئلہ یہ ہے طلاق اور خلع میں مرد کی رضا شرط ہے تب ہی میاں بیوی کے درمیان جدائی آسکتی ہے

مرقاۃ المفاتیح میں ہے:

"لہ ما روي عنہ - صلی اللہ علیہ وسلم: «الطلاق بالرجال والعدۃ بالنساء.

ثم قال: ولو تم أمر ما رواہ کان المراد بہ أن قیام الطلاق بالرجال؛ لأنہ لو کان احتمالا للفظ مساویا لتأید بما رویناہ، فکیف وھو المتبادر إلی الفھم من ذلک اللفظ، کما في قولھم: الملک بالرجال، وفي سنن ابن ماجہ من طریق ابن لھیعۃ عن ابن عباس «جاء النبي - صلی اللہ علیہ وسلم - رجل فقال: یا رسول اللہ سیدي زوجني أمتہ وھو یرید أن یفرق بیني وبینھا، فصعد النبي - صلی اللہ علیہ وسلم - المنبر فقال: یا أیھا الناس ما بال أحدکم یزوج عبدہ من أمتہ ثم یرید أن یفرق بینھما إنما الطلاق لمن أخذ بالساق» . ورواہ الدارقطني أیضا من غیرھا."

حدیث کا مفہوم : ''ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ اے اللہ کے رسول میرے آقا نے اپنی باندی سے میری شادی کی اور وہ چاہتا ہے کہ میرے اور اس کے درمیان تفریق کردے، پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور فرمایا کہ اے لوگو تم میں سے ایک شخص کو کیا ہوگیا کہ وہ اپنے غلام کی شادی اپنی باندی سے کرتا ہے اور پھر وہ ان کے درمیان تفریق کرنے کا ارادہ کرتا ہے، طلاق کا اختیار صرف اس کا ہے جس نے پنڈلی کو پکڑا یعنی جو جماع کا مالک ہے وہ ہی طلاق کا بھی مالک ہے۔''

فتاوی شامی میں ہے :

**وأهله زوج عاقل بالغ مستيقظ**

ترجمہ : اور اس (طلاق) کا اہل شوہر ہے جو کہ عاقل، بالغ اور جاگا ہوا ہو

یہ تو چند بڑے مسائل ہیں، اس کے ساتھ ساتھ یہ لوگ مختلف شرکی و بدعی اعمال سے لیکر رشتوں ناطوں میں خود سے بنائے ہوئے مسائل کو اسلام کا مسئلہ بنا کر پیش کرتے ہیں جیسا کہ شادیوں میں ہندو روایات کی بھرمار، گھروں میں شرعی پردے کی بیحرمتی، میاں بیوی، باپ بیٹے، ماں بیٹی، بہن بھائی اور دیگر کئی رشتوں کو حقائق سے ہٹ کر دکھاتے ہیں

ان سب چیزوں کو دیکھتے ہوئے ان ڈراموں کو دیکھنے سے گریز کرنا چاہئے بلکہ یہ لازم امر ہے کہ اولا تو گھر میں ایسے حالات نہ بنائے جائیں کہ بچوں کو یہ گند دیکھنے کا موقع ملے، پھر بھی اگر گھر میں ٹی وی اور جیب میں موبائل ہے تو بچوں کو ان کی خرابیوں سے آگاہ کرنا چاہیے، ورنہ اگلی نسل ایسی تیار ہوگی کہ لوگ بچوں کو دی گئی آزادی پر موت تک پچھتائیں گے

# اسلامی نظام کی اہمیت سے ناواقفیت

ام مجاہد

پاکستان اسلام کے نام پر وجود میں آیا ہے، یہاں کے اکثر لوگ نماز روزہ کے پابند ہیں، ہر شعبے میں اسلام سے محبت رکھنے والے لوگ موجود ہیں، ملک بھر میں مدارس کا جال بچھا ہوا ہے، بڑے بڑے دینی مراکز موجود ہیں جہاں قرآن وسنت کی تعلیم دی جاتی ہے اور تبلیغی جماعت جیسی بڑی مذہبی تنظیمیں کام کر رہی ہیں۔ مختلف سرکاری اداروں میں بیٹھے افسران ہوں، یونیورسٹیوں کے پروفیسرز ہوں، یہاں تک کہ پولیس اور فوج کے افسران بھی آپ کو صوم وصلاۃ نظر آئیں گے۔ یہ سب کچھ اچھا ہے لیکن یہ سب انفرادی طور پر ہے۔ نماز، روزہ، حج، زکوۃ، صدقات وغیرہ یہ سب انفرادی اعمال ہیں۔

اس سب کے ساتھ اسلام کا ایک اہم اجتماعی حکم اسلامی نظام کا قیام بھی ہے۔ جس پر پاکستان میں توجہ نہیں دی جارہی ہے یا پھر اس کی اہمیت سے ناواقفیت کی وجہ سے اس موضوع پر کوئی بات نہیں کرتا۔ اسلامی نظام (خلافت) قائم کرنے سے متعلق ارشاد خداوندی اور احادیث مبارکہ میں ہمیں واضح تاکید اور حکم نظر آتا ہے۔

جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

**كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ لَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ اَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ.**

ترجمہ: تم بہترین امت ہو جو لوگوں (کی اصلاح) کے لیے نکالی گئی، (تمہاری ذمہ داری ہے کہ) تم نیکی کا حکم کرو گے اور برائی سے روکو گے۔

(سورہ آل عمران، آیت نمبر ۱۱۰)

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

**اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّآ اِيَّاهُ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ.**

ترجمہ: اللہ کے سوا کسی کی حاکمیت اور حکومت نہیں ہے، اس نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو، یہی سیدھا راستہ ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے

(سورہ یوسف، آیت نمبر ٤٠)

سورۃ الانفال کی ایک آیت کا ترجمہ ہے کہ "ان سے جنگ جاری رکھو یہاں تک کہ فتنہ وفساد باقی نہ رہے دین سارا کا سارا اللہ کا (قائم) ہو جائے"

نیز ارشاد ہے: تو کیا تم کتاب کے ایک حصے پر ایمان رکھتے ہو اور دوسرے حصے کا انکار کرتے ہو، تو تم میں سے جو شخص یہ کام کرے، اس کا بدلہ اس کے سوا کیا ہے

کہ دنیا کی زندگی میں اس کو رسوائی ہو اور آخرت میں ان کو سخت عذاب کی طرف لوٹایا جائے گا اور جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اس سے غافل نہیں ہے۔

(سورہ بقرہ، آیت نمبر ۸۵)

اسی طرح حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی برائی دیکھے تو اسے ہاتھ سے روکے اگر اس کی طاقت نہیں تو زبان سے روکے اگر اس کی بھی طاقت نہیں تو دل میں برا جانے اور یہ کمزور ترین ایمان ہے۔

(صحیح مسلم)

ہم غیر اسلامی نظام کی وجہ سے اسلام کی برکات سے محروم ہیں اور بہانہ یہ کیا جاتا ہے کہ اگر اسلام پر عمل کیا گیا تو ہم ترقی نہیں کر سکیں گے، دنیا کے تمام تر کام کاج جو ہم کرتے ہیں وہ اسلام میں مکمل طور پر موجود ہے بس طریقہ کار میں معمولی سی تبدیلی لانا پڑے گی۔ ہمیں چاہیے کہ ہم حقیقی اسلام کا مطالعہ کریں اور حقیقی مسلمان بنیں تاکہ ہم دنیا میں بھی کامیاب ہوں اور آخرت میں بھی کامران ہوں۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز

# شرعی پردے کا مطلب،
# جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے دارالافتاء سے !

شرعی پردے کا مطلب یہ ہے کہ شریعت نے عورت کو جتنے پردے کا حکم دیا ہے، اس کا اہتمام کرتے ہوئے پردہ کرے، عورت کا تمام بدن ستر ہے، اپنے گھر میں بھی اس کو مستور اور پوشیدہ رکھنا فرض اور لازم ہے، مگر چہرہ اور دونوں ہاتھ کہ ہر وقت ان کو چھپائے رکھنا بہت دشوار ہے، اس لیے یہ اعضاء ستر سے خارج ہیں، اپنے گھر میں ان اعضاء کا کھلا رکھنا جائز ہے، البتہ گھر سے باہر نکلتے ہوئے ان کا چھپانا بھی ضروری ہے۔

اس کی مزید تفصیل یہ ہے کہ پردہ کے تین درجات ہیں :

۱۔ شرعی حجابِ اشخاص، یعنی عورتیں اپنے گھروں میں ہی رہیں، اس کی دلیل یہ ہے : {وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ} (الاحزاب:٣٣) ''اور تم اپنے گھروں میں قرار سے رہو۔''

۲۔ضرورت کے تحت جب عورت کو گھر سے باہر جانا پڑے تو اس وقت کسی برقع یا لمبی چادر کو سر سے پیر تک اوڑھ کر نکلے. جس کا حکم قرآنی آیت {یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ} (الاحزاب:٥٩) میں دیا گیا ہے، مطلب یہ کہ سر سے پاؤں تک عورت اس میں لپٹی ہو اور چہرہ اور ناک بھی اس میں مستور ہو، صرف ایک آنکھ راستہ دیکھنے کے لیے کھلی ہو۔

۳۔پورا جسم تو مستور ہو، مگر چہرہ ہتھیلیاں کھلی ہوں، أئمہ اربعہ میں سے امام شافعیؒ، امام مالکؒ، امام احمدؒ نے تو چہرہ اور ہتھیلیاں کھولنے کی مطلقاً اجازت نہیں دی، خواہ فتنہ کا خوف ہو یا نہ ہو، البتہ امام اعظمؒ نے فرمایا کہ اگر فتنہ کا خوف ہو تو کھونا منع ہے، لیکن اس زمانہ میں خوفِ فتنہ نہ ہونے کا احتمال شاذ و نادر ہے اور نادر معدوم کے حکم میں ہوتا ہے، اس لیے متأخرین فقہاءِ احناف نے بھی وہی فتویٰ دے دیا جو أئمہ ثلاثہ نے دیا تھا کہ جوان عورت کے چہرہ یا ہتھیلیوں کا کھونا ناجائز اور پردہ کرنا ضروری ہے۔

مولانا ادریس کاندہلوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے {وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ} کے تحت لکھا ہے :

''عورت کو اپنی یہ زینتِ ظاہرہ'' چہرہ اور دونوں ہاتھ ''صرف محارم کے سامنے کھلا رکھنے کی اجازت ہے، نامحرموں کے سامنے کھولنے کی اجازت نہیں، عورتوں کو اس بات کی ہرگز ہرگز اجازت نہیں کہ وہ سربازار چہرہ کھول کر اپنا حسن وجمال دکھلاتی پھریں، حسن وجمال کا تمام دارومدار چہرہ پر ہے اور اصل فریفتگی چہرے پر ہی ختم ہے، اس لیے شریعتِ مطہرہ نے زنا کا دروازہ بند کرنے کے لیے نامحرم کے سامنے چہرہ کھولنا حرام قرار دیا''۔ (معارف القرآن، کاندھلوی رح)

رئیس المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما آیتِ قرآنی {يآيها النبي قل لا زواجک وبنا تک ونساء المؤمنين يد نين عليهن من جلابيبهن ذلک ادنى ان يعرفن فلايؤذين} کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"وقال ابن عباس وقتادة: تلوي الجلباب فوق الجبين وتشده ثم تعطفه على الأنف وإن ظهرت عيناها لكن تستر الصدر ومعظم الوجه، وفي رواية أخرى عن الحبر رواها ابن جرير، وابن أبي حاتم وابن مردويه تغطي وجهها من فوق رأسها بالجلباب وتبدي عيناً واحدةً".

یعنی خدائے پاک نے مسلمان عورتوں کو حکم دیا کہ اپنے سروں اور چہروں کو ڈھانک کر نکلیں اور صرف ایک آنکھ یا دو آنکھیں کھلی رکھیں **تفسير الألوسي = روح المعاني (١١/ ٢٦٤):**

لہذا عورت جب بھی اپنے گھر سے نکلے (خواہ بازار کے لیے ہو یا سفر کے لیے) چہرے سمیت پورے بدن کے پردے کے ساتھ نکلے، ورنہ گناہ ہوگا۔ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے سفرِ حج کے دوران بھی پردے کی پابندی منقول ہے۔

گزشتہ تفصیل سے معلوم ہوا کہ اجنبی کے سامنے عورت پر چہرے کا پردہ لازم ہے، اور اجنبی سے مراد ہر وہ شخص ہے جس سے عورت کا نکاح ہوسکتا ہو، (مثلاً چچازاد، پھوپھی زاد، ماموں زاد، خالہ زاد، بہنوئی، نندوئی، دیور وغیرہ) ان سب سے بھی چہرے کا پردہ کرنا چاہیے، اگر مشترکہ خاندانی رہائش ہو تو گھریلو امور انجام دیتے ہوئے بڑی چادر لے کر اس کا گھونگٹ بنالیا جائے؛ تاکہ چہرے پر نگاہ نہ پڑے۔ فقط واللہ اعلم

# غریدہ جی کے غرغرے، طنزیہ تبصرہ

فریدہ بلوچ

بلوچستان میں جاری مظالم کے حوالے جاری
لانگ مارچ میں ملک کی معروف خاتون صحافی
غریدہ فاروقی گولڈن کلر کے بال کیچر میں مروڑ کر،
سردی کا بہترین لباس پہن کر، کریم، بلیچ میں
لت پت ہاتھوں میں چمکتا ہوا مائک ایک خاک
آلود، مظلومیت کی تصویر بنی خاتون کے منہ میں
دیتے ہوئے سوال جھاڑتی ہے کہ کیا آپ
"بلوچستان میں دہشتگردی" کی مذمت کرتی ہیں؟

غریدہ جی!
میں جواب دیتی ہوں...! بس سننے کی ہمت ہونی
چاہیئے
جی ہاں، میں مذمت کرتی ہوں
جعلی مقابلوں کی
گھروں پر شیلنگ کی
چادر و چاردیواری کی پامالی کی
غیر اسلامی، غیر آئینی گرفتاریوں کی
قتل وغارت کی
صوبے میں ہائی کرپشن کی
فوج کی نگرانی میں جاری اسمگلنگ کی
قدرتی وسائل پر قبضے کی

غریدہ جی، زیادہ مت بھڑکیں؟ یہ بتائیں کہ کیا یہ
سب کام اس صوبے میں نہیں ہوتے، یا آپ
اس کو بھلا کر ریاستی ناجائز اصولوں پر چلتے ہوئے
صرف دہشتگردی کا لفظ آگے لا کر دسیوں
مسائل کو دبانا چاہتی ہیں

آپ یا تو بلوچستان میں جاری مظالم سے انکار
کریں، یا اس کی مذمت کریں اور اپنے
پروگراموں میں ماہرنگ کی طرح بلوچوں کو مہمان
بنانے کی ہمت کریں ورنہ آپ نے پنڈال میں
بندوق کی پشت پناہی میں بوٹ چاٹ صحافت
کی اور چلتی بن گئیں بنا کوئی حقیقت جانے

# کُل حملے 881

سال (2023ء) میں تحریک طالبان پاکستان کی کارروائیوں کی تفصیلی رپورٹ!




## جائے عملیات

### اضلاع

| | |
|---|---|
| شمالی وزیرستان | 208 |
| جنوبی وزیرستان | 152 |
| خیبر ایجنسی | 119 |
| ڈیرہ اسماعیل خان | 80 |
| پشاور | 57 |
| ٹانک | 40 |
| لکی مروت | 34 |
| بنوں | 24 |
| کرم ایجنسی | 21 |
| باجوڑ ایجنسی | 21 |
| مردان | 20 |
| کوئٹہ | 19 |
| قلعہ عبداللہ | 08 |
| چترال | 07 |
| میانوالی | 07 |
| لوئر دیر | 07 |
| پشین | 07 |
| صوابی | 06 |
| ژوب | 05 |
| مہمند ایجنسی | 04 |
| سوات | 04 |
| کرک | 03 |
| کوہاٹ | 03 |
| اپر دیر | 03 |
| چارسدہ | 03 |
| چمن | 02 |
| سوراب | 02 |
| شانگلہ | 02 |
| خانیوال | 01 |
| تونسہ شریف | 01 |
| ڈیرہ غازی خان | 01 |
| واشک | 01 |
| کراچی | 01 |
| ہنگو | 01 |
| نصیر آباد | 01 |
| نوشہرہ | 01 |
| ملاکنڈ | 01 |
| تور غر | 01 |
| ڈیرہ مراد جمالی | 01 |
| بونیر | 01 |
| غذر | 01 |

## ماہانہ حملے

| | |
|---|---|
| جنوری | 46 |
| فروری | 29 |
| مارچ | 42 |
| اپریل | 48 |
| مئی | 77 |
| جون | 67 |
| جولائی | 101 |
| اگست | 146 |
| ستمبر | 105 |
| اکتوبر | 82 |
| نومبر | 78 |
| دسمبر | 60 |

## تخریب

| | |
|---|---|
| عدد کیمرے | 89 |
| عدد فوجی گاڑیاں | 66 |
| عدد پولیس موبائلز | 26 |
| عدد پولیس/سی ٹی ڈی تعمیرات | 14 |
| عدد فوجی تعمیرات | 13 |
| عدد موٹر سائیکلیں | 06 |

مختلف اسلحہ و فوجی ساز و سامان

## جانی نقصان 2193

ہلاکتیں 977

زخمی 1216

## گرفتاریاں

23

## نقصان اٹھانے والے ادارے

| | |
|---|---|
| فوج/ایس ایس جی/رینجرز | 1064 |
| پولیس/سی ٹی ڈی | 598 |
| ایف سی | 472 |
| خفیہ/امن کمیٹی | 59 |

## نوعیت عملیات

| | |
|---|---|
| سنائپر/لیزر حملے | 206 |
| تعارضی حملے | 129 |
| گوریلا حملے | 123 |
| گھات حملے | 114 |
| جوابی حملے | 107 |
| گرنیڈ/بم دھماکے | 96 |
| ٹارگٹڈ حملے | 82 |
| میزائل حملے | 19 |
| استشہادی حملے | 05 |

## دشمن سے حاصل شدہ سامان

| | |
|---|---|
| کلاشنکوف | 42 |
| دیگر مختلف گنز | 12 |
| پستول | 06 |
| نائٹ ویژن | 06 |
| موٹر سائیکلیں | 03 |
| MG1 گن | 03 |
| موبائل فونز | 02 |
| راکٹ لانچر | 01 |

متعدد گرنیڈز

مختلف گنز کی سینکڑوں گولیاں ، بڑی تعداد میں فوجی ساز و سامان و گولہ بارود

# تول بریدونه 881

د (2023م) کال په اوږدو کې د تحریک طالبان پاکستان د مجاهدینو له لورې په اجیرو پوځي او امنيتي ادارو باندې د ترسره شویو بریدونو تفصيلي راپور!




## د عمـــلیاتو ځـای
ضلعې

| | |
|---|---|
| شمالي وزیرستان | 208 |
| جنوبي وزیرستان | 152 |
| خیبر ایجنسی | 119 |
| ډېره اسماعیل خان | 80 |
| پېښور | 57 |
| ټانک | 40 |
| لکي مروت | 34 |
| بنو | 24 |
| کرمه ایجنسی | 21 |
| باجوړ ایجنسی | 21 |
| مردان | 20 |
| کویټه | 19 |
| قلعه عبدالله | 08 |
| چترال | 07 |
| میانوالي | 07 |
| کوز دیر | 07 |
| پشین | 07 |
| صوابي | 06 |
| ژوب | 05 |
| مومند ایجنسی | 04 |
| سوات | 04 |
| کرک | 03 |
| کوهاټ | 03 |
| بر دیر | 03 |
| چارسده | 03 |
| چمن | 02 |
| سوراب | 02 |
| شانګله | 02 |
| خانیوال | 01 |
| تونسه شریف | 01 |
| ډېره غازي خان | 01 |
| واشک | 01 |
| کراچۍ | 01 |
| هنګو | 01 |
| نصیر آباد | 01 |
| نوښار | 01 |
| ملاکنډ | 01 |
| تور غر | 01 |
| ډېره مراد جمالي | 01 |
| بونیر | 01 |
| غذر | 01 |

## میاشتني بریدونه

| | |
|---|---|
| جنوري | 46 |
| فبروري | 29 |
| مـارچ | 42 |
| اپریل | 48 |
| مـې | 77 |
| جـون | 67 |
| جولای | 101 |
| اګست | 146 |
| سپټمبر | 105 |
| اکتوبر | 82 |
| نومبر | 78 |
| ډسمبر | 60 |

977 وژل شوي

1216 ټپیان

2193

اوښتي مرګ ژوبله

نیول شوي عسکر

23

## تخـــریب

| | |
|---|---|
| سي سي ټي وي کمرې | 90 |
| عراده پوځي وسایط | 66 |
| عراده پولیسو موټرونه | 26 |
| د پولیسو او سي ټي ډي ودانۍ | 14 |
| پوځي پوستې | 13 |
| عراده موټرسایکلونه | 06 |

نور شـمېر جنګي مـهمات او وسـلې

## اغېزمــنې ادارې

| | |
|---|---|
| پوځ، ایس ایس جي او رینجرز | 1064 |
| پولیس او سي ټي ډي | 598 |
| ایف سي | 472 |
| استخباراتي کارمندان | 59 |

## د عمـلیاتو ډولونه

| | |
|---|---|
| سنائپر او لېزري بریدونه | 206 |
| تعارضي بریدونه | 129 |
| چریکي بریدونه | 123 |
| کمینونه | 114 |
| ځواني بریدونه | 107 |
| ماینونه او لاسي بمونه | 96 |
| هدفي بریدونه | 82 |
| توغندیز بریدونه | 19 |
| استشهادي بریدونه | 05 |

## له دښمن څخه ترلاسه شوي وسایل

| | |
|---|---|
| کلاشینکوفونه | 42 |
| مختلف النوع ټوپکې | 12 |
| ميله ټومانچې | 06 |
| شپنې دوربینونه | 06 |
| موټرسایکلې | 03 |
| ایم جي ټوپکې | 03 |
| موبائل تلفونونه | 02 |
| راکټ لانچر | 01 |

ګڼ شمېر لاسي بمونه

د مختلفو وسلو په سلهاوو فایره مرمۍ او نور ګڼ شمېر پوځي مهمات او جنګي وسایل

UMAR MEDIA

# لڑکیوں کے ساتھ حسن سلوک

**عَنْ أَنَس قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّى تَبْلُغَا، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ» وَضَمّ أَصَابِعَهُ. (رواه مسلم)**

**ترجمہ :** حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : جو بندہ دو لڑکیوں کا بار اٹھائے اور ان کی پرورش کرے ، یہاں تک کہ وہ سنِ بلوغ کو پہنچ جائیں تو وہ اور میں قیامت کے دن اس طرح ساتھ ہوں گے ۔ راوی حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ کی انگلیوں کو بالکل ملا کر دکھایا ۔ (یعنی یہ کہ جس طرح یہ انگلیاں ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہیں ، اسی طرح میں اور وہ شخص بالکل ساتھ ہوں گے) ۔

## ایک اور حدیث میں ہے :

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا : جس بندے نے تین بیٹیوں یا تین بہنوں یا دو ہی بیٹیوں یا بہنوں کا بار اٹھایا اور ان کی اچھی تربیت کی اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا اور پھر ان کا نکاح بھی کر دیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بندے کے لئے جنت کا فیصلہ ہے ۔ (سنن ابی داؤد ، جامع ترمذی)

ان احادیث میں رسول اللہ ﷺ نے حسن سلوک کو لڑکیوں کا صرف حق ہی نہیں بتلایا بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر داخلہ جنت اور عذاب دوزخ سے نجات کا آپ نے اعلان فرمایا ، اور یہ انتہائی خوش خبری سنائی کہ لڑکیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے اہل ایمان قیامت میں اس طرح میرے قریب اور بالکل میرے ساتھ ہوں گے ، جس طرح ایک ہاتھ کی باہم ملی ہوئی انگلیاں ساتھ ہوتی ہیں ۔